© rasailojaraid.com

اور زبان کے بارے میں آپ کی معلومات بھی بہت وسیع درجہ رکھتی ہیں۔ ریاست ٹونک سے پانسو روپیہ ماہوار وظیفہ تھا۔[1] یکم ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۳ھ میں انتقال ہوا اور اپنے والد محترم نواب ضیاء الدین احمد خاں کے قریب مہرولی میں مدفون ہوئے

دہلی گلی قاسم جان میں احاطہ کالے صاحب کے قریب جو نواب احمد سعید خاں کی مسجد کہلاتی ہے یہ دراصل ان کے پردادا عارف جان کے بڑے بھائی نواب قاسم جان نے ۱۱۹۳ھ میں بنوائی تھی۔[2]

نواب شہاب الدین احمد خاں ثاقب | نواب ضیاء الدین احمد خاں مرحوم کے بڑے صاحبزادے تھے چھوٹی سی عمر میں اپنے ذاتی علم و فضل اور خوش اخلاقی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کرلی تھی اور آنریری مجسٹریٹی کے عہدے پر بھی فائز تھے۔ مرزا غالب انھیں بہت عزیز رکھتے تھے علمی استعداد بہت معقول تھی عین عالم شباب میں بعمر ۲۹ سال ۶ رمحرم الحرام ۱۲۸۶ھ یوم دوشنبہ مطابق ۹ اپریل ۱۸۶۹ء میں اپنے والد محترم کے سامنے ہی انتقال کیا اور وصیت کے مطابق درگاہ قدم شریف میں نواب شمس الدین احمد خاں کے پہلو میں دفن ہوئے۔[3] اس وقت استاد مرحوم حضرت سائل کی عمر ۵ سال کی تھی۔ اس لئے دادا کی نگرانی میں تعلیم و تربیت ہوئی نواب مرزا شہاب الدین احمد خاں بہادر کی شادی سکندر جہاں بیگم کے ساتھ ہوئی تھی۔ مرزا غالب نے اس موقع پر سہرا کہا جس کے دو شعر غیر مطبوعہ کلام میں پائے جاتے ہیں :-

ہم نشیں تارے ہیں اور چاند شہاب الدین خاں | بزم شادی ہے فلک کا کہکشاں ہے سہرا
ان کو لڑیاں نہ کہو بحر کی موجیں سمجھو | ہے تو کشتی میں دلے بحر رواں ہے سہرا

---

[1] واقعات دار الحکومت دہلی حصہ دوم صفحہ ۲۰۱ [2] ایضاً صفحہ ۲۳۳ [3] خمخانہ جاوید

© rasailojaraid.com

سکندر جہاں بیگم یعنی سائل صاحب کی والدہ نواب شمس الدین احمد خاں کی نواسی اور نواب سعادت علی خاں کی صاحبزادی اور نواب قاسم علی خاں رئیس جاورہ کی بہن تھیں بعد میں یہ ریاست پاٹودی کے دیوان تھے۔ نواب صاحب کی دو بہنیں تھیں ایک سکندر جہاں اور دوسری اکبری بیگم۔ سکندر جہاں نواب شہاب الدین احمد خاں ثاقب کو اور اکبری بیگم نواب مختار حسین خاں والی پٹودی (المتوفی ۱۸۷۸ء) کو منسوب تھیں۔

اکبری بیگم کی بیٹی گوہر سلطان زمانی بیگم عرف ممو بیگم (یعنی سائل صاحب کی خالہ زاد بہن) تھیں جو سائل صاحب کو منسوب ہوئیں اور اکبری بیگم کے صاحبزادے یعنی نواب ممتاز حسین خاں بن نواب مختار حسین خاں کو نواب قاسم علی خاں کی صاحبزادی سردار جہاں بیگم منسوب ہوئیں یہ سائل صاحب کی ماموں زاد بہن ہیں۔

نواب عباس علی خاں اور سردار جہاں بیگم یہ دو اولادیں نواب قاسم علی خاں کی مجھے معلوم ہیں نواب عباس علی خاں جن کی جائداد عباس منزل کے نام سے اردو بازار میں تھی ان کے فرزند کاظم علی خاں آجکل امریکہ میں ہیں۔

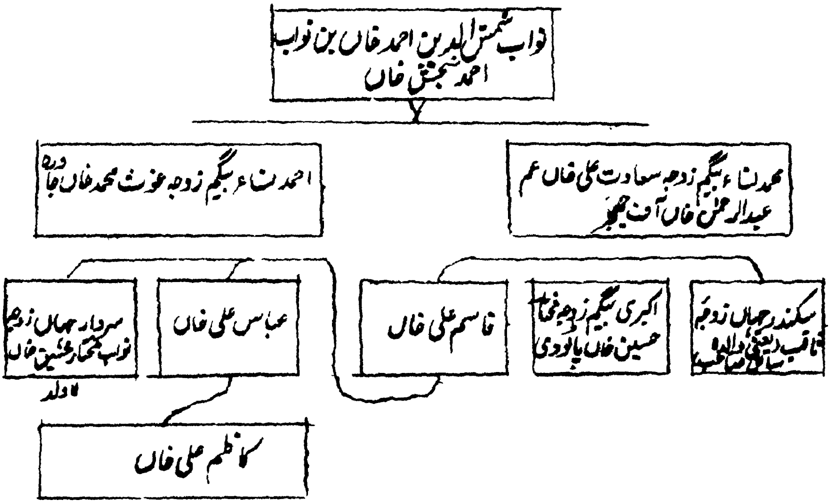

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شب معراج

(از حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب)

"یہ تقریر ۲۷ رجب المرجب کی ستائیسویں شب کو ۱۰ بج کر ۵ منٹ پر آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی گئی تھی۔ جو آل انڈیا ریڈیو کے شکریہ کے ساتھ شریکِ اشاعت کی جارہی ہے"

"برہان"

مادی دنیا میں رونما ہونے والے واقعات اسباب و علل کے پابند ہوتے ہیں لیکن دنیائے روحانیات میں جو کچھ ہوتا ہے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا فلسفی اُس کے اسباب و علل کو متعین کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا شب معراج کا واقعہ بھی ان ہی روحانی واقعات میں سے ایک ہے۔ معراج لفظ عروج سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں رفعت اور بلندی۔

چونکہ اسی رات میں پیغمبر اسلام کو وہ بزرگی اور سربلندی حاصل ہوئی تھی جس کی نظیر روحانیات کی تاریخ میں بھی نہیں ملتی اور جس کی بدولت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی رات میں کعبۃ اللہ سے چل کر مسجد اقصیٰ اور وہاں سے روانہ ہو کر 'ملاء اعلیٰ' کی سیر فرمائی تھی، اس لئے یہ رات شب معراج کہلاتی ہے اور قرآنِ عزیز نے اسی واقعہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی عظمت و جلالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔!

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (خداوند قدوس کی) وہ (ذات) پاک ہے جو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ
مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
(بنی اسرائیل پ ۱۵)

شب کے وقت اپنے بندہ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی جانب لے گیا جس کے ماحول اور گرد و پیش کو ہم نے بابرکت بنایا ہے، تاکہ ہم اس (بندے) کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں بیشک وہ (ذات خداوندی) سمیع و بصیر ہے۔

اسی مبارک رات میں سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کائنات علوی کے وہ مشاہدے فرمائے جن کا تذکرہ بخاری اور مسلم جیسی حدیث کی مستند کتابوں میں تفصیل کیساتھ موجود ہے۔

یہ عظیم المرتبت رات مذہب اور روحانیت کے نقطہ نظر سے اس لئے بھی یکتا اور بے نظیر سمجھی جاتی ہے کہ اسی شب میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ترین پیغمبر "حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کو نہ صرف وہ قرب روحانی اور شرف ہمکلامی ہی عطا فرمایا جس کو قرآن کریم نے اپنے مخصوص انداز کے ساتھ آیت "فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى" میں بیان کیا ہے بلکہ اسی شب معراج میں اپنے اس جلیل القدر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے امت مسلمہ کو وہ راستہ بھی دکھایا جسے اختیار کرنے کے بعد عبد اور معبود کے درمیان حقیقی ربط و تعلق پیدا ہو سکتا ہے" اور سرگوشی اور بات چیت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔

مختصر یہ کہ یہی وہ مبارک رات ہے جس میں پانچ وقت کی وہ نماز فرض ہوئی ہے جس کو اگر حقیقی روح کیساتھ ادا کیا جائے تو وہ نہ صرف روحانی سکون اور اطمینان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاطر پیدا کرنے کا باعث ہی بنتی ہے بلکہ انسان کو برائیوں اور بے حیائیوں سے بھی روکتی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز فحش اور بیہودہ باتوں سے روکتی ہے یہی نماز اللہ اور بندے کے درمیان براہ راست وہ ربط اور تعلق پیدا کرتی ہے جس کو حدیث صحیح میں الصلوٰۃ معراج المومنین کے الفاظ میں ظاہر فرمایا گیا ہے یعنی نماز مومنین کی معراج ہے

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے شب معراج اُن یادگار دنوں میں سے نہیں ہے جن کو مادی تاریخ نے اپنے اوراق میں محفوظ کر کے مستقبل کے حوالہ کیا ہے اس کے برعکس اس رات میں روح کی پاکیزگی اور عالم روحانیت کی ناقابل پیمائش بلندیوں تک جسد و روح انسانی کی پرواز کا ایک ایسا شاندار مظاہرہ پیش آیا جس نے تسکین حیات، اخوت انسانی اور مساوات اسلامی کے وہ درخشاں نقوش بطور یادگار چھوڑے جن کی شہادت ختم المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے ایک ایک گوشہ سے ملتی ہے اور اگر انسان آج بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھے تو اسلامی تعلیمات آج بھی دنیا کے امن و سلامتی کی ضامن بن سکتی ہیں۔ کاش! دنیاء انسانیت اس روشن، درخشاں، اور تابناک حقیقت کو چشم بصیرت سے مطالعہ کرے، اور محبت اخوت، مساوات و عدل گستری کا سبق لے۔

قرآن حکیم کی سورۃ والنجم اور سورۃ بنی اسرائیل رہتی دنیا تک اس شب نور کی برکتوں کو پیش کرتی اور ان پر شہادت دیتی رہیں گی بشرطیکہ دیکھنے اور سننے والا گوش حق نیوش اور چشم حقیقت بیں رکھتا ہو۔

غرضیکہ تاریخ انسانیت میں شب معراج ایسی یادگار شب ہے جس میں حق و

© rasailojaraid.com

صداقت کے پیغام کو مکہ کی وادیوں سے لے کر مدینہ منورہ کی فضاؤں تک پہنچا دیا گیا تھا یا بالفاظ دیگر وہ ہجرت جیسے پاک اور مقدس کردار و عمل کے لئے ایک تمہید اور مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہجرت سے قبل مکہ کی زندگی مسلمانوں کے لئے مصائب و آلام کے باعث شب تار کی حیثیت رکھتی تھی شب معراج اسی شب تار کے لئے نور کا تڑکا بن گئی۔

اور ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں دس سالہ دعوتِ حق اور پیغامِ صداقت نے دوستوں اور دشمنوں سے عقیدت و اعتراف کے جو تحفے حاصل کئے یہ سب کچھ اسی شب نور کا کرشمہ تھا۔ جس کے بعد دنیا نے تاریکی سے روشنی کی طرف قدم اٹھایا۔ نفرت کی جگہ محبت نے لی نسلی و خاندانی تفوق و برتری کی حدیں ٹوٹ گئیں اور اُن کی جگہ ہمہ گیر انسانی محبت اور بھائی چارہ نے حاصل کر لی، ظلم و استبداد کے پرچم سرنگوں ہو گئے اور دادرسی و انصاف کا نشان بلند ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا خاندانی عصبیت، نسلی پستی و بلندی اور سفید و سیاہ کے امتیازات سے یکسر منہ موڑ کر اخوۃ و مساوات کی قدرتی اور فطری منزل کی جانب گامزن نظر آنے لگی۔

حتیٰ کہ تاریخ مذاہب و روحانیات کا یہ حیرت زا واقعہ جب اسباب و علل کے تلاش کرنے والے مادہ پرستوں اور فلسفیوں کے سامنے اچنبھا بن کر آیا تو اُن کو بھی یہ اعتراف کئے بغیر چارہ نہ رہا کہ یہ سب کچھ مادی اور دنیادی وسائل سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کی پشت پر کوئی ایسی روحانی طاقت موجود نہ ہو جس کو خواہ آنکھ نہ دیکھ سکے اور کان اس کی آواز نہ سن سکیں، لیکن واقعات اور مشاہدات انسان کو اس قوت کے وجود کا اقرار و اعتراف کرنے پر مجبور کر دیں۔